126549-ایک بار طلاق دے کر رجوع کر لیا اور عدت میں دو بار طلاق دی

سوال

میری ایک سہیلی کو اسکے خاوند نے موبائل میسج کے ذریعہ ایک طلاق دی، اس کے بعد ایک رشتہ دار نے اس سے رابطہ کیا تا کہ اس سے مشکل دریافت کر سکے کہ کس بنا پر اسے طلاق دی ہے تو خاوند اور غصہ میں آگیا اور کہنے لگا اسے دوسری اور تیسری بھی طلاق.
یہ علم میں رہے کہ اس نے یہ سب کچھ عقل و ہوش میں رہتے ہوئے کیا، اور اس کے بعد ٹیلی فون کر کے کہنے لگا میں بیوی سے رجوع کرنا چاہتا ہوں، لیکن اسے کہا گیا کہ اب کوئی موقع نہیں رہا کیونکہ اس نے تین طلاقیں دے دی ہیں.
اس ان دونوں خاوند اور بیوی کا آپس میں رجوع کرنا اور بھی ضروری ہو گیا ہے کیونکہ طلاق کے وقت بیوی تقریبا سات ماہ کی حاملہ تھی، اور اب بچے کی ولادت ہو چکی ہے، کیا یہ تین طلاق شمار ہونگی یا کہ ایک طلاق مانی جائیگی ؟
اور کیا اس کے لیے رجوع کا امکان پایا جاتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

فقہاء کرام کا اختلاف ہے کہ اگر ایک ہی بار دو یا تین طلاق دی جائیں تو وہ کتنی طلاق شمار ہونگی، راجح یہی ہے کہ وہ ایک ہی طلاق شمار ہوگی، چاہے اس نے ایک کلمہ میں طلاق دی ہو یعنی کہا ہو: تجھے تین طلاق " یا پھر اس نے علیحدہ علیحدہ طلاق کے الفاظ بولے ہوں یعنی تجھے طلاق تجھے طلاق تجھے طلاق، یا پھر جیسا کہ سوال میں ہے: اسے دوسری اور تیسری طلاق، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے یہی اختیار کیا ہے، اور شیخ سعدی رحمہ اللہ اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے اسے راجح قرار دیا ہے.

انہوں نے صحیح مسلم کی درج ذیل حدیث سے استدلال کیا ہے.

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اور ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کی خلافت اور عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کے دور خلافت میں دو برس تک تین طلاقوں کو ایک ہی شمار کیا جاتا رہا.

عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ فرمانے لگے: لوگ طلاق میں معاملہ میں جلدی بازی کا مظاہرہ کر رہے ہیں جس میں ان کے لیے مہلت و انتظار تھا، اگر ہم ان پر اسے لاگو کر دیں تو عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اسے ان پر لاگو کر دیا"

صحیح مسلم حدیث نمبر (1472).

ان علماء رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے کہ طلاق رجوع یا پھر عقد نکاح کے بعد واقع ہوتی ہے، اس لیے جس نے بھی اپنی بیوی کو ایک دن طلاق دی اور پھر پہلی طلاق کی عدت میں ہی دوبارہ طلاق دی تو دوسری طلاق واقع نہیں ہوگی.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"ان سب مسائل میں راجح قول یہی ہے کہ: تین طلاق بالکل نہیں ہیں، لیکن تین طلاق اس وقت ہونگی یا تو ان کے مابین رجوع یا پھر عقد ہو، وگرنہ تین طلاق واقع نہیں ہونگی، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا اختیار یہی ہے اور صحیح بھی یہی ہے" انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع (94/13).

اس بنا پر جب خاوند نے دوسری اور تیسری طلاق پہلی طلاق کی عدت میں دی جس میں اس نے اپنی بیوی سے رجوع نہیں کیا تو پہلی طلاق ہی واقع ہوگی دوسری اور تیسری طلاق واقع نہیں ہوئی.

اور خاوند کو حق حاصل تھا کہ وہ اپنی بیوی سے عدت کے اندر اندر رجوع کر لے، لیکن وضع حمل کی وجہ سے عدت گزر چکی ہے اس لیے اب وہ نئے مہر اور ولی اور گواہوں کی موجودگی میں نیا نکاح کر سکتا ہے، اور پہلی طلاق شمار ہوگی اور نیا نکاح کر لینے کی صورت میں بھی اس کے لیے باقی دو طلاقوں کا حق رہے گا.

واللہ اعلم.